باب نمبر 7

(الف) علم الصحت اور اُس کی وسعت

عالمی ادارہ صحت (World Health Organization) نے صحت کی تعریف یوں کی ہے جو کہ مکمل اور جامع سمجھی جاتی ہے۔ "صحت ایک ایسی کیفیت ہے جو جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی مطابقت کو ظاہر کرتی ہے اور ان تمام عناصر میں توازن قائم رکھتی ہے"۔

علم الصحت سے مراد وہ علم ہے، جو صحت اور صحت سے متعلق دیگر امور کو بیان کرنے اور ان پر عمل کرنے کی راہ دکھائے۔

جب دین اسلام آیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ انسانیت کی بھلائی کے لیے نسخۂ کیمیا یعنی قرآن مجید لائے تو جہاں اس مذہب نے زندگی کے دوسرے شعبوں میں نئی راہیں دکھائیں ۔ وہاں علم الصحت کے حوالے سے بے شمار عملی نمونے اور احکامات ملتے ہیں اگر دین اسلام کا مطالعہ کریں تو علم الصحت کے بارے میں ایسے ایسے احکامات ملتے ہیں کہ دورِ جدید کی سائنسی ترقی بھی چودہ سو سال پہلے کے احکامات میں سے کسی ایک کو بھی غلط ثابت نہیں کر سکی۔

دین اسلام سے پہلے تمام مذاہب اور تہذیبوں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو صرف ظاہری صفائی اور جسمانی خوبصورتی کے حوالے سے ہی ہدایات ملتی ہیں۔ جب کے دین اسلام میں وہ تمام احکامات ملتے ہیں جو ایک انسان ہی نہیں جبکہ پوری انسانیت کی صحت کو مدنظر رکھ کر دیئے گئے ہیں۔ اسلامی عبادات کا اگر جائزہ لیا جائے تو کوئی ایسی عبادت نظر نہیں آتی کہ جس پر کوئی انگلی اٹھا سکے کہ یہ انسانوں کی صحت کے بگاڑ کے لیے ہے۔ صرف نماز ہی کو لیں تو نماز پڑھنے کے لیے جسم کا نہ صرف صاف ہونا بلکہ پاک ہونا بھی ضروری ہے اور پاکی کے لیے غسل واجب ہے۔

(ب) عوام کی صحت کے مسائل (Public Health Problems):۔

اجتماعی صحت سے مراد معاشرے کی اجتماعی زندگی ہے اور جہاں عوام مل جل کر زندگی گزارتے ہیں۔ اجتماعی صحت یا صحت عامہ کا علم ہمیں اپنی زندگی کو بہتر انداز میں گزارنے کا علم عطا کرتا ہے۔

جہاں انسان رہتے ہوں وہاں بہت سے مسائل بھی موجود ہوتے ہیں اور زیادہ تر یہ مسائل انسان کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ عالمی سطح پر بہت سی تنظیمیں ان مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتی ہیں، لیکن حکومت کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے شہریوں کو صحت کے متعلق بھی بنیادی سہولتیں فراہم کرے۔ اس مقصد کے لیے ہمارے ملک میں ملکی، صوبائی، ضلعی اور تحصیل وقصبات کی سطح پر صحت وصفائی کا محکمہ قائم ہوا ہے، جس کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو صحت وصفائی کے حوالے سے ہر ممکن سہولتیں فراہم کریں۔

اس سلسلہ میں بہت سے اقدامات کیے گئے ہیں جو یقیناً پہلے سے بہتر ہیں ۔ ان میں اور بھی بہتری کی گنجائش ممکن ہے ۔ نیز صحت وصفائی کے حوالے سے شہریوں کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ وہ تمام کام حکومت پر نہ چھوڑیں اور بہت سے مسائل شہری اپنی مدد آپ کے تحت خود بھی حل کر سکتے ہیں۔

صحتِ عامہ کے مسائل کے حل کے لیے چند ایک اقدامات نہایت ضروری ہیں۔ جن پر عمل کیا جائے تو عوام کی صحت کے مسائل میں خاطر خواہ کمی آسکتی ہے۔

متعدی بیماریوں کی روک تھام:۔

حکومتی اقدامات اور عوام کے تعاون سے بہت سی متعدی بیماریوں پر قابو پالیا گیا ہے، لیکن اجتماعی صحت کے حوالے سے دیکھا جائے تو ہمارے ملک میں اب بھی بہت سی متعدی بیماریاں عام ہیں، جب کہ ترقی یافتہ ممالک میں تقریباً ان بیماریوں کا وجود تک نہیں ہے۔ مثلاً ٹی بی، بچوں کی بیماریاں وغیرہ۔

گلیوں اور بازاروں کی صفائی:۔

گلیوں اور بازاروں کی باقاعدہ صفائی سے بھی عوامی صحت کے مسائل میں کمی ہوتی ہے۔ بڑے شہروں میں کافی حد تک بہتری ہے۔ لیکن چھوٹے شہروں میں تو حکومتی سطح پر کوئی خاص بندوبست نہیں ہے۔ جن دیہاتوں میں باشعور لوگ رہتے ہیں۔ انہوں نے خود اپنی مدد آپ کے تحت بندوبست کر رکھا ہے۔

فضائی آلودگی:۔

شہریوں کی صحت کے لیے فضا بھی صاف ستھری ہونی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے حکومت نے باقاعدہ ایک محکمہ قائم کر دیا ہے اور اب اُمید کی جاتی ہے کہ شہریوں کو کارخانوں، بسوں، رکشوں اور گاڑیوں کے دھوئیں سے نجات ملے گی۔ بے جا ہارن کا استعمال یعنی شور بھی فضا کو آلودہ کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے سڑکوں کے کنارے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہئیں۔

بنیادی ضروریات:۔

ہر حکومت وقت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو ان کی بنیادی ضروریات جن میں پینے کے لیے صاف پانی، نکاسئ آب، بجلی، طبی سہولتیں، سڑکیں اور تعلیم ضرور فراہم کرے۔

تعلیم اور صحت:۔

ہر حکومت کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ تعلیم و صحت کی سہولتیں فراہم کرے کیونکہ جس قوم میں تعلیم کی کمی ہوگی تو اُسے شعور نہیں آئے گا اور جب تک شعور نہیں آئے گا اُسے اچھے بُرے کی تمیز نہیں ہوگی۔

منشیات کی لعنت سے چھٹکارہ:۔

منشیات کی لعنت نے پوری دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور ہمارے ملک میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی اب اس لعنت کا شکار ہو چکے ہیں۔ انہیں روکنے کے لیے حکومت شہریوں کے تعاون سے سخت اقدامات کر رہی ہے۔

عمارات کی تعمیر وصفائی:۔

عمارت کی تعمیر کے وقت چاہے وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، ہسپتال ہوں یا تعلیمی ادارے، سرکاری دفاتر ہوں یا پبلک مقامات صفائی، قدرتی ومصنوعی وینٹی لیشن۔ فراہمی ونکاسئ آب کا مناسب بندوبست ہو اور عمارت کا رخ شمالاً جنوباً ہوتا کہ دھوپ داخل ہو سکے۔

فراہمی ونکاسئ آب کا مناسب بندوبست:۔

بڑے شہروں کی حد تک تو حکومت اپنا فرض سمجھتی ہے اور اسے بہت حد تک پورا بھی کر رہی ہے کہ شہریوں کو پینے کے لیے صاف پانی فراہم ہو اور نکاسئ آب کے لیے سیوریج سسٹم بھی موجود ہے۔ جبکہ بہت سی آبادیاں اور خاص طور پر دیہات ان دونوں سہولتوں سے محروم ہیں جس کی وجہ سے عوام ناقص پانی پینے پر مجبور ہیں اور بے شمار پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور اس طرح نکاسئ آب کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے گندا پانی گلیوں اور سڑکوں میں جمع ہوتا رہتا ہے جو کہ عوام کی صحت کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔

☆☆☆☆☆